الرِّسَالَةُ الدِّمَشْقِيَّةُ فِي تَرْكِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ

تحقیقِ دمشق

رکوع میں ترکِ رفع الیدین کا علمی محاکمہ

مصنف

امام قوام الدین امیر کاتب بن امیر عمر العمیدي الفارابي الاتقانی (متوفی 758ھ)

مترجم

مولانا زکی الحسن شریفی

فاضل مدرسہ اشرف العلوم باغبانپورہ گوجرانوالہ

ناشر

مکتبۃ النعمان پیپلز کالونی زیڈ بلاک گوجرانوالہ

تَقْدِيمِ و مُقَدِّمَةُ الْكِتَابِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى أَشْرَفِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ، خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِيْنَ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔ وَبَعْدُ

زیرِ نظر تصنیف

الرَّسَالَةُ الدِّمَشْقِيَّةُ فِيْ تَرْكِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ" (الرسالة الدمشقية) "

ایک انتہائی اہم، نایاب اور تاریخی علمی دستاویز کی تدوین، ترجمہ اور تشریح پر مشتمل ہے۔ یہ بنیادی رسالہ آٹھویں صدی ہجری کے جلیل القدر حنفی فقیہ اور محدث امام قوام الدین امیر کاتب بن امیر عمر العميدي الفارابي الاتقانی (متوفی 758ھ) کی فکر کا نچوڑ ہے، جسے انہوں نے دمشق میں قیام کے دوران علمائے شوافع کے ساتھ "مسئلہ

رفع الیدین" پر ہونے والے ایک عظیم تاریخی مناظرے اور مباحثے کے بعد مرتب فرمایا تھا۔

مسئلہ رفع الیدین

رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ اٹھانا یانہ اٹھانا) فروعی و فقہی) مسائل میں سے ایک ایسا معرکہ آرا مسئلہ رہا ہے جس پر صدیوں سے فریقین کے مابین دلائل کا تبادلہ ہوتا آیا ہے۔ اس رسالے کی منفرد خصوصیت یہ ہے کہ یہ محض خشک فقہی مباحث پر مبنی نہیں، بلکہ اس میں اس دور کے دمشق (ملکِ شام) کا ایک جاندار تاریخی اور علمی منظرنامہ موجود ہے، جہاں وقت کے بڑے بڑے قاضیوں، حاکموں اور شافعی و حنفی ائمہ (بشمول امام تقی الدین السبکی الشافعی) کے مابین انتہائی شائستہ اور دلائل سے لیس گفتگو ہوئی۔

اس کتاب کی تالیف اور تدوین کے دوران درج ذیل امور کو خاص طور پر ملحوظِ خاطر رکھا گیا ہے

تصحیح عبارت و اعراب: نایاب قلمی نسخوں اور خطِ نسخ سے اصل عربی متن کی باریک بینی سے بازیافت کی گئی اور اسے اعراب کے ساتھ واضح کیا گیا تاکہ قارئین کے لیے پڑھنا آسان ہو۔

سلیس اردو ترجمہ: اصل عربی عبارتوں کے مفہوم کو برقرار رکھتے ہوئے اسے دورِ حاضر کے مطابق سلیس، عام فہم اور باوقار قالب میں ڈھالا گیا ہے۔

تخریجِ احادیث و آثار: رسالے میں مذکور تمام احادیثِ مبارکہ اور آثارِ صحابہ کی مستند کتب (بشمول صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن اربعہ اور مسانید) سے مکمل تخریج اور علمی موازنہ پیش کیا گیا ہے۔

میرا مقصد اس علمی کاوش سے کسی مسلکی تعصب کو ہوا دینا نہیں، بلکہ اسلاف کے اس غیر مطبوعہ اور تاریخی سرمائے کو اہل علم اور محققین کے سامنے لانا ہے تاکہ وہ دیکھ سکیں کہ ہمارے ائمہ کس طرح دلائل کی بنیاد پر مسائل کا اثبات کرتے تھے۔

[المقطع 1: خطبة الكتاب وسبب التأليف]

هَذِهِ رِسَالَةٌ دِمَشْقِيَّةٌ عَمِلَهَا العَبْدُ الضَّعِيفُ أَبُو حَامِدٍ المُلَقَّبُ » بِنَاصِرِ الدِّينِ، أَمِيرُ كَاتِبِ بْنُ أَمِيرِ عُمَرَ العَمِيدِيُّ المَدْعُوُّ بِقِوَامِ الدِّينِ الفَارَابِيّ الاتْقَانِيِّ، فِي تَرْكِ رَفْعِ اليَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَعِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنْهُ. رُوِيَ عَنْ أَبِي يُوسُفَ القَاضِي أَنَّ العَالِمَ لِمَنْ حِذْقِهِ مِنْ خِدْمَتِهِ وَفَاقَ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ جَفَاكَ. بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، الحَمْدُ للهِ عَلَى نَعْمَائِهِ، وَالصَّلَاةُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ أَنْبِيَائِهِ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ مِنَ المُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ، وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ المُؤْمِنِينَ ذَوَاتِ الوَقَارِ وَالقَرَارِ

:اردو ترجمہ

یہ ایک دمشقی رسالہ ہے جسے بندہ ضعیف ابو حامد ملقب بہ ناصر الدین، امیر کاتب بن امیر عمر العمیدی، المعروف بہ قوام الدین الفارابی الاتقانی نے رکوع کرتے وقت اور

رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین ترک کرنے کے بیان میں تصنیف کیا ہے۔

(امام) قاضی ابو یوسف سے روایت ہے کہ عالم کی مہارت اس کی (علمی) خدمت اور مطابقت سے ظاہر ہوتی ہے، اور اگر تم علم کو چھوڑ دو گے تو وہ تم سے جفا کرے گا (یعنی علم ہاتھ سے نکل جائے گا)۔ اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اس کی نعمتوں پر، اور درود ہو اس کے رسول محمد (ﷺ) پر جو اس کے انبیاء کے خاتم ہیں، اور آپ کی آل اور مہاجرین و انصار میں سے آپ کے اصحاب پر، اور آپ کی ازواج مطہرات پر جو مومنوں کی مائیں اور وقار و عفت والی ہیں۔

المقطع 2: ورود دمشق والمناظرة في مجلس نائب السلطنة]

وَبَعْدُ، فَيَقُولُ العَبْدُ الضَّعِيفُ قِوَامُ الدِّينِ أَمِيرُ كَاتِبِ بْنُ » أَمِيرِ عُمَرَ العَمِيدِيُّ الفَارَابِيُّ الِاتْقَانِيُّ: لَمَّا قَدِمْتُ بَلَدَ الأَبْرَارِ وَالصَّالِحِينَ بَلَدَ الشَّامِ — بَارَكَ اللهُ فِيهَا — سَنَةَ سَبْعٍ وَأَرْبَعِينَ وَسَبْعِمِائَةٍ (747هـ)، فِي العَاشِرِ مِنْ رَجَبٍ،

تَشَرَّفْتُ فِي دِمَشْقَ المَحْرُوسَةِ بَعْدَ أَيَّامٍ بِلِقَاءِ النَّائِبِ سَيْفِ أَمِيرِ المُؤْمِنِينَ مَلِكِ الأُمَرَاءِ — أَيَّدَهُ اللهُ تَعَالَى — اللَّيْلَةَ السَّابِعَةَ وَالعِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ مِنَ السَّنَةِ المَذْكُورَةِ، فَصَلَّيْنَا عِنْدَهُ المَغْرِبَ، وَرَفَعَ الإِمَامُ يَدَيْهِ فِي الرُّكُوعِ وَعِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ، فَأَعَدْتُ صَلَاتِي.»

**: اردو ترجمہ **

حمد و صلوٰۃ کے بعد؛ بندہ ضعیف قوام الدین امیر کاتب بن امیر عمر العمیدی الفارابی الاتقانی کہتا ہے: جب میں نیکوں اور صالحین کے شہر، ملکِ شام (اللہ اس میں برکت فرمائے) میں 10 رجب 747 ہجری کو پہنچا، تو اس کے چند دنوں بعد مجھے دمشقِ محروسہ میں نائبِ سلطنت، سیفِ امیر المؤمنین ملک الامراء (اللہ تعالیٰ ان کی تائید فرمائے) سے اسی سال 27 رمضان المبارک کی رات ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ ہم نے ان کے پاس مغرب کی نماز پڑھی، تو امام نے رکوع جاتے ہوئے اور رکوع سے

سر اٹھاتے ہوئے اپنے ہاتھ اٹھائے (رفع یدین کیا)، چنانچہ (احناف کے نزدیک اس صورت میں نماز کے فاسد ہونے کے قول کی وجہ سے) میں نے اپنی نماز دہرائی۔

[المقطع 3: الحوار مع الإمام واعتراض الخصم]

فَقُلْتُ لِلْإِمَامِ: أَنْتَ مَالِكِيُّ المَذْهَبِ أَوْ شَافِعِيُّ المَذْهَبِ؟ »
قَالَ: أَنَا شَافِعِيٌّ. فَقُلْتُ: لَوْ لَمْ تَرْفَعْ يَدَيْكَ فِي صَلَاتِكَ مَا كَانَ يَضُرُّ ذَلِكَ فِي نَفْسِ صَلَاتِكَ عَلَى مَذْهَبِكَ، فَلَمَّا رَفَعْتَ فَسَدَتْ صَلَاتُنَا عِنْدَنَا، أَمَا كَانَ لِلْوَجْهِ أَنْ لَا تَرْفَعَ حَتَّى تَكُونَ صَلَاتُكَ جَائِزَةً بِالاتِّفَاقِ؟ فَقَبِلَ الوَجْهَ مِنِّي. فَسَمِعَ كَلَامِي مَلِكُ الأُمَرَاءِ — أَيَّدَهُ اللهُ —، فَلَامَ بَعْضَ مَنْ كَانَ عَائِباً عَلَيْنَا وَقَالَ لَهُمْ: لَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ رَفْعَ اليَدَيْنِ كَانَ مُفْسِداً لِلصَّلَاةِ؟ وَقَدْ كُنْتَ تَتَرَدَّدُ إِلَيَّ مِنْ زَمَانٍ فَمَا أَجَابَ بِطَائِلٍ.

ثُمَّ كَرَّرَ مَلِكُ الأُمَرَاءِ — أَيَّدَهُ اللّٰهُ تَعَالَى — الكَلَامَ عَلَيْهِ هَذَا الوَجْهَ، فَانْغَاظَ وَخَرَجَ هَذَا الرَّجُلُ.«

:اردو ترجمہ

پس میں نے امام سے کہا: کیا آپ مالکی مذہب کے ہیں یا شافعی مذہب کے ؟ انہوں نے جواب دیا: میں شافعی ہوں۔ میں نے کہا: اگر آپ اپنی نماز میں رفع یدین نہ کرتے تو آپ کے اپنے مذہب کے مطابق بھی آپ کی نماز کو کوئی نقصان نہ پہنچتا، لیکن جب آپ نے رفع یدین کیا تو ہمارے نزدیک ہماری نماز فاسد ہو گئی۔ کیا یہ بہتر طریقہ نہ تھا کہ آپ ہاتھ نہ اٹھاتے تا کہ آپ کی نماز بالاتفاق (سب کے نزدیک) جائز ہو جاتی ؟ انہوں نے میری یہ دلیل قبول کر لی۔ ملک الامراء (اللہ ان کی تائید فرمائے) نے میری گفتگو سنی، تو انہوں نے وہاں موجود ایک شخص پر ملامت کی جو ہم پر عیب لگا رہا تھا اور ان سے کہا: کیا تم نہیں جانتے کہ رفع یدین نماز کو فاسد کرنے والا تھا؟ اور تم ایک عرصے سے میرے پاس آجا رہے ہو (مگر تم نے یہ مسئلہ نہ بتایا)۔

وہ شخص کوئی تسلی بخش جواب نہ دے سکا۔ پھر ملک الامراء نے اس دلیل کو اس کے سامنے دہرایا، تو وہ شخص غصے میں آ گیا اور محفل سے باہر نکل گیا۔

المقطع 4: المكابرة ودعوى أن الرفع لا يفسد عند الحنفية]

فَلَمَّا أَحَسَّ الرَّجلُ بِذَلِكَ خَافَ عَلَى سُقُوطِ حُرْمَتِهِ أَوْ » سُقُوطِ مَنْصِبِهِ فَكَابَرَ مُكَابَرَةً وقَالَ: لَا تَفْسَدُ الصَّلَاةُ عَلَى مَذْهَبِ أَبِي حَنِيفَةَ، وَلَمْ يُرْوَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ شَيْءٌ. فَقُلْتُ: نُقِلَتْ، رَوَى مَكْحُولُ النَّسَفِيُّ مُصَنِّفُ كِتَابِ "اللُّؤْلُؤِيَّاتِ" فِي كِتَابِ "الشُّعَاعِ" فَسَادَ الصَّلَاةِ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ. وَرَوَتِ الرُّوَاةُ عَنْ خَطِّ صَاحِبِ "الجَامِعِ الصَّغِيرِ" مُحَمَّدٍ. فَقُلْتُ: اكْتُبُوا لَفْظَ الرِّوَايَةِ عَنِّي فِي هَذِهِ السَّاعَةِ، ثُمَّ إِذَا أَصْبَحْنَا أَجِيءُ بِالكُتُبِ مُشْتَمِلَةً عَلَى تِلْكَ الرِّوَايَةِ مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ وَلَا نُقْصَانٍ، فَلَبِثَ

هُوَ أَيْضاً إِنْ كَانَ عِنْدَكَ رِوَايَةٌ أَنَّ رَفْعَ اليَدَيْنِ لَا يُفْسِدُ عِنْدِي (أَيْ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ) حَتّى نَتَوَقَّفَ.»

:اردو ترجمہ

جب اس شخص نے یہ محسوس کیا تو اسے اپنی عزت بر قرار نہ رہنے یا منصب چھن جانے کا خوف ہوا، چنانچہ اس نے سخت ضد (مکابرہ) سے کام لیا اور کہا: امام ابو حنیفہ کے مذہب پر بھی رفع یدین سے نماز فاسد نہیں ہوتی اور ابو حنیفہ سے ایسا کچھ مرویات میں نہیں۔ میں نے کہا: یہ بات منقول ہے؛ کتاب "اللوٴلوٴیات" کے مصنف مکحول النسفی نے اپنی کتاب "الشعاع" میں امام ابو حنیفہ سے نماز کے فاسد ہونے کی روایت نقل کی ہے۔ اور راویوں نے اسے صاحبِ جامع صغیر امام محمد (بن الحسن الشیبانی) کے ہاتھ کی تحریر سے بھی روایت کیا ہے۔ میں نے کہا: اسی وقت میری زبان سے اس روایت کے الفاظ لکھ لو، پھر جب صبح ہو گی تو میں اصل کتب لے آؤں گا جن میں یہ روایت بغیر کسی کمی بیشی کے موجود ہے، اور تم بھی اگر تمہارے

پاس کوئی ایسی روایت ہو کہ رفع یدین (احناف کے ہاں) مفسدِ نماز نہیں ہے تو پیش کرو تا کہ ہم رک جائیں۔

[المقطع 5: لجاجة الخصم ووصف تآمر علماء دمشق]

فَتَوَقَّفَ الرَّجُلُ فِي الكِتَابَةِ وَامْتَنَعَ حِيناً، كَمَا ظَهَرَ لِجِدِّ الرِّوَايَةِ » عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّ رَفْعَ اليَدَيْنِ لَيْسَ بِمُفْسِدٍ فَاصْطَطَارَ [فَاسْتَطَارَ] الرَّجُلُ فِي الكَلَامِ، وَمَلِكُ الأُمَرَاءِ — أَيَّدَهُ اللهُ تَعَالَى — يُعْجِبُهُ كَلَامُهُ، وَرُبَّمَا كَانَ يَقُولُ الرَّجُلُ: تَفْسُدُ الصَّلَاةُ بِرَفْعِ اليَدَيْنِ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَلَيْسَ مُفْسِدَةً بَلْ عَلَى الْمُصَلِّي القَضَاءُ. فَتَعَجَّبْتُ مِنْ كَلَامِهِ تَعَجُّباً يَقْضِي مِنْهُ العَجَبُ حَيْثُ يَتَكَلَّمُ مِثْلَهُ رُعَاةُ الإِبِلِ بَلْ فِي الغَنَمِ فِي البَوَادِي، فَكَيْفَ تَكَلَّمَ هُوَ وَعَلَى رَأْسِهِ عِمَامَةُ الفُقَهَاءِ وَعَلَى بَدَنِهِ ثَوْبُ الْمُتَطَهِّرِينَ وَزِيُّهُمْ!»

:اردو ترجمہ **

وہ شخص لکھنے سے ہچکچایا اور کچھ دیر انکار کیا، کیونکہ جب امام ابو حنیفہ سے یہ روایت واضح طور پر سامنے آئی کہ رفع یدین مفسدِ نماز ہے، تو وہ شخص باتوں میں اڑنے لگا۔ ملک الامراء (اللہ تعالیٰ ان کی تائید فرمائے) اس کی گفتگو سے تعجب کر رہے تھے، اور وہ شخص کہنے لگا: ابو حنیفہ کے نزدیک رفع یدین سے نماز فاسد تو ہوتی ہے لیکن یہ ایسا مفسد نہیں (جو بالکل ختم کر دے) بلکہ نمازی پر بس قضا واجب ہوتی ہے۔ مجھے اس کی بات پر ایسا تعجب ہوا جس پر خود تعجب کو بھی تعجب آئے! ایسی گفتگو تو صحراؤں میں اونٹ اور بکریاں چرانے والے چرواہے کرتے ہیں، اس نے ایسی بات کیسے کہہ دی جبکہ اس کے سر پر فقہاء کا عمامہ اور بدن پر پاکبازوں کا لباس اور وضع قطع تھی!

[المقطع 6: تحريض المذاهب واجتماع دار السعادة]

ثُمَّ سَمِعْتُ أَنَّ الرَّجلَ مَشَى فِي اللَّيْلِ إِلَى أَئِمَّةِ دِمَشْقَ فَقَالَ « لِلْقُضَاةِ: عَيِّنُونِي هَهُنَا وَنَفِّحُوا عَنْ أَنْ يُرِيدَ إِبْطَالَ مَذْهَبِكُمْ. قَالَ قَاضِي الحَنَفِيّةِ: هَذَا يَرْوِي عَنْ كِتَابِكَ أَخَذَهُ مِنْ كِتَابِكَ. قَالَ لِبَعْضِ الجُنُودِ: هَذَا يُرِيدُ يَكْسِرُ أَهْلَ الشَّامِ ثُمَّ الرُّجُوعُ إِلَى العِرَاقِ، وَالنِّصْفُ عِنْدَهُمْ أَنَّهُ كَسَرَ أَهْلَ الشَّامِ فِي ◌َذَاهِبِ الأَرْبَعَةِ عَلَيّ فَانْقَلَبُوا M البَحْثِ. فَتَقَلَّبَ أَصْحَابُ وَصَارُوا إِلْباً وَاحِداً (أَيْ تَجَمَّعُوا) عَلَيّ. فَبَلَغَنَا مِنْهُمْ أَنَّ هَذَا النَّاقِلَ لَا يُصَدَّقُ... وَلَكِنَّ سَيْفَ أَمِيرِ المُؤْمِنِينَ مَلِكَ الأُمَرَاءِ كَانَ يَنْصُرُ الحَقَّ بِنُصْرَةِ اللهِ تَعَالَى.»

:اردو ترجمہ

پھر مجھے معلوم ہوا کہ وہ شخص رات کو دمشق کے ائمہ کے پاس گیا اور قاضیوں سے کہا: میری یہاں مدد کرو اور اس شخص کا دفاع کرو جو تمہارے مذاھب کو باطل کرنا چاہتا ہے۔ حنفی قاضی نے کہا: یہ تو خود تمہاری کتاب سے روایت کر رہا ہے، اس نے یہ تمہاری ہی کتاب سے لیا ہے۔ اس شخص نے بعض فوجیوں سے کہا: یہ عراقی شخص اہل شام کو بحث میں مغلوب کرنا چاہتا ہے اور پھر عراق واپس جانا چاہتا ہے، اور حقیقت یہ تھی کہ اس نے بحث میں اہل شام کو زبردست مغلوب کیا تھا۔ چنانچہ چاروں مذاہب کے لوگ میرے خلاف ہو گئے اور سب مل کر میرے خلاف ایکا کر لیا (ایک گروہ بن گئے)۔ ہمیں ان کی طرف سے یہ بات پہنچی کہ اس ناقل (یعنی مجھ اتقانی) کی تصدیق نہ کی جائے... لیکن سیف امیر المؤمنین ملک الامراء اللہ تعالیٰ کی نصرت سے حق کی مدد کر رہے تھے۔

[المقطع 7: قراءة نصوص الحنفية في مجلس دار السعادة]

ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنْ غَدِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ جَمِيعاً فِي دَارِ الصَّعَادَةِ عِنْدَ « مَلِكِ الأُمَرَاءِ – أَيَّدَهُ اللهُ –، وَجَاءُوا بِأَيْدِيهِمْ نُسْخَةَ "الكَافِي" لِلْحَاكِمِ المَرْوَدِيِّ [المَرْوَزِيِّ] أَوْ لِحَافِظِ الدِّينِ النَّسَفِيِّ فَقَرَأُوا مِنْهَا هَذَا اللَّفْظَ: وَدَلَّتِ المَسْأَلَةُ عَلَى جَوَازِ اللَّفْظِ، وَأَمَّا الشَّافِعِيُّ لَا يَرْوِي أَنَّ رَفْعَ اليَدَيْنِ مُفْسِدٌ لِلصَّلَاةِ، وَفِيهِ لِأَنَّهُ العَمَلُ الكَثِيرُ وَالرَّائِي النَّاظِرُ مِنْ بَعِيدٍ يَظُنُّهُ خَارِجَ الصَّلَاةِ.

ثُمَّ طُلِبَ مِنِّي فَمَا وَنَيْتُ [فَجِئْتُ] أَيْضاً بِعِدَّةِ كُتُبٍ مِنْهَا: "شَرْحُ الجَامِعِ الصَّغِيرِ" لِلْإِمَامِ حُسَامِ الدِّينِ المَعْرُوفِ بِالصَّدْرِ الشَّهِيدِ الَّذِي مَلَأَ الأَقْطَارَ وَالأَرْضَ تَصَانِيفُهُ، وَمِنْهَا "شَرْحُ الجَامِعِ الصَّغِيرِ" لِلْإِمَامِ فَخْرِ الأَئِمَّةِ الزَّاهِدِيِّ العَتَّابِيِّ، وَمِنْهَا "شَرْحُ الجَامِعِ الصَّغِيرِ" لِلْإِمَامِ فَخْرِ الدِّينِ قَاضِيخَانْ – رَحِمَهُ اللهُ –.»

**:اردو ترجمہ

پھر اگلی صبح وہ سب دار السعادۃ میں ملک الامراء (اللہ ان کی تائید فرمائے) کے پاس جمع ہوئے، اور ان کے ہاتھوں میں حافظ الدین النسفی کی کتاب "الکافی" کا نسخہ تھا۔ انہوں نے اس میں سے یہ عبارت پڑھی: "مسئلہ جواز پر دلالت کرتا ہے، اور شافعی سے یہ مروی نہیں کہ رفع یدین مفسدِ نماز ہے، اور احناف کے ہاں یہ عملِ کثیر ہے کیونکہ دور سے دیکھنے والا گمان کرتا ہے کہ یہ شخص نماز سے باہر ہے"۔ پھر مجھ سے (دلیل) طلب کی گئی، تو میں نے سستی نہ کی اور چند کتب لے آیا، جن میں امام حسام الدین المعروف صدر شہید کی "شرح الجامع الصغیر" تھی جن کی تصانیف سے زمین کے اطراف بھرے ہوئے ہیں، اور امام فخر الائمہ الزاہدی العتابی کی "شرح الجامع الصغیر" اور امام فخر الدین قاضی خان (رحمہ اللہ) کی "شرح الجامع الصغیر" شامل تھیں۔

[المقطع 8: نص رواية مكحول النسفي والرد على النسفي]

وَكُلُّهُمْ ذَكَرُوا فِي هَذِهِ الكُتُبِ بِهَذِهِ العِبَارَةِ: رَوَى مَكْحُولٌ « النَّسَفِيُّ مُصَنِّفُ كِتَابِ "اللُّؤْلُؤِيَّاتِ" عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ: مَنْ رَفَعَ يَدَيْهِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَعِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ فَصَلَاتُهُ فَاسِدَةٌ لِمَنْ عَمِلَهُ كَبِيراً وَالصَّحِيحُ لِلْإِمَامِ أَنَّهُ بَدَا. ثُمَّ قُلْتُ: إِنَّ حَافِظَ الدِّينِ النَّسَفِيَّ شَيْخُهُ الإِمَامُ حَمِيدُ الدِّينِ الضَّرِيرُ، وَشَيْخُهُ شَمْسُ الأَئِمَّةِ الكَرْدَرِيُّ، وَشَيْخُهُ فَخْرُ الدِّينِ قَاضِيخَانْ، فَإِنْ كُنْتُمْ تُقَلِّدُونَ حَافِظَ الدِّينِ فَشَيْخُ شَيْخِ شَيْخِ حَافِظِ الدِّينِ أَوْلَى بِالتَّقْلِيدِ! فَإِنْ كَانَ عِنْدَكُمْ أَوْ عِنْدَهُ رِوَايَةٌ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّ رَفْعَ اليَدَيْنِ فِي الرُّكُوعِ وَعِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ لَيْسَ بِمُفْسِدٍ لِلصَّلَاةِ فَأْتُوا بِهَا نَقْبَلْهَا

: اردو ترجمہ

اور ان سب (اکابر فقہاء) نے ان کتب میں اسی عبارت کے ساتھ ذکر کیا ہے:

"کتاب اللؤلؤیات کے مصنف مکحول النسفی نے روایت کیا کہ جس نے رکوع جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین کیا، اس کی نماز فاسد ہے، کیونکہ یہ عملِ کبیر (کثیر) ہے..."۔ پھر میں نے کہا: حافظ الدین النسفی کے استاد امام حمید الدین الضریر ہیں، ان کے استاد شمس الائمہ کرَدَری ہیں، اور ان کے استاد فخر الدین قاضی خان ہیں۔ اگر تم حافظ الدین النسفی کی تقلید کرتے ہو، تو حافظ الدین کے استاد کے استاد کے استاد (قاضی خان) تقلید کے زیادہ مستحق ہیں! پس اگر تمہارے پاس یا ان کے پاس امام ابو حنیفہ سے کوئی ایسی روایت ہے کہ رکوع اور رفعِ رکوع میں رفع یدین مفسدِ نماز نہیں ہے، تو اسے لے آؤ ہم اسے قبول کر لیں گے، ورنہ حافظ الدین کا قول معتبر نہیں مانا جائے گا۔

المقطع 9: مناظرة قاضي قضاة الشافعية (السبكي) في [العمل الكثير

« ثُمَّ شَرَعَ الإِمَامُ قَاضِي قُضَاةِ الشَّافِعِيَّةِ وَهُوَ أَعْلَمُ مَنْ بِدِمَشْقَ وَأَفْضَلُهُمْ فِي ذَلِكَ الوَقْتِ — وَهُوَ الإِمَامُ تَقِيُّ الدِّينِ السُّبْكِيُّ — فَقَالَ: الَّذِي رَوَاهُ مَكْحُولٌ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ قَوْلٌ ضَعِيفٌ، وَخُرُوجٌ لِلْعَمَلِ الكَثِيرِ، وَالرَّائِي النَّاظِرُ مِنْ بَعِيدٍ يَظُنُّهُ خَارِجَ الصَّلَاةِ، وَرَفْعُ اليَدَيْنِ فِي الرُّكُوعِ لَيْسَ بِهَذِهِ المَشَابَهَةِ فَلَا يَكُونُ عَمَلاً كَثِيراً فَلَا يَكُونُ مُفْسِداً لِلصَّلَاةِ.»

** **:اردو ترجمہ ** **

پھر شافعیوں کے قاضی القضاۃ نے گفتگو شروع کی، جو اس وقت دمشق کے سب سے بڑے عالم اور افضل ترین شخص تھے (یعنی علامہ تقی الدین السبکی الشافعی)۔ انہوں نے کہا: جو بات مکحول نے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے وہ ضعیف قول ہے، اور

عملِ کثیر کا ضابطہ یہ ہے کہ دور سے دیکھنے والا گمان کرے کہ یہ شخص نماز میں نہیں ہے، جبکہ رکوع کا رفع یدین اس مشابہت پر پورا نہیں اترتا، اس لیے یہ عملِ کثیر نہیں ہے اور نماز کو فاسد نہیں کرے گا۔

[المقطع 10: رد الأتقاني الحنفي على السبكي]

فَقُلْتُ: الَّذِي فَسَّرْتَ بِهِ العَمَلَ الكَثِيرَ هُوَ اِصْطِلَاحُكُمْ أَمْ « اِصْطِلَاحُ غَيْرِكُمْ؟ فَإِنْ قُلْتَ: اِصْطِلَاحُنَا، فَاصْطِلَاحُكُمْ لَيْسَ بِحُجَّةٍ عَلَى غَيْرِكُمْ. وَإِنْ قُلْتَ: اِصْطِلَاحُ غَيْرِنَا، فَلَا يَخْلُو مِنْ أَحَدِ الأَمْرَيْنِ: إِمَّا أَنْ يَكُونَ اِصْطِلَاحَ جَمِيعِ الفُقَهَاءِ أَوْ اِصْطِلَاحَ البَعْضِ. فَإِنْ قُلْتَ: اِصْطِلَاحَ الجَمِيعِ، فَلَا نُسَلِّمُ ذَلِكَ. وَإِنْ قُلْتَ: اِصْطِلَاحَ البَعْضِ، فَلَا نُسَلِّمُ أَنَّ اِصْطِلَاحَ البَعْضِ حُجَّةٌ عَلَى البَعْضِ الآخَرِ. فَسَكَتَ عِنْدَ هَذِهِ الكَلِمَةِ.»

:اردو ترجمہ

میں نے جواب دیا: آپ نے عملِ کثیر کی جو تعریف (تفسیر) کی ہے، کیا یہ آپ کی اپنی (شافعیوں کی) اصطلاح ہے یا دوسروں کی؟ اگر آپ کہیں کہ یہ ہماری اصطلاح ہے، تو آپ کی اصطلاح دوسروں پر حجت نہیں۔ اور اگر آپ کہیں کہ یہ دوسروں کی اصطلاح ہے، تو یہ دو باتوں سے خالی نہیں: یا تو یہ تمام فقہاء کی متفقہ اصطلاح ہو گی یا بعض کی؟ اگر آپ کہیں کہ یہ سب کی اصطلاح ہے، تو ہم اسے تسلیم نہیں کرتے (کیونکہ احناف کے ہاں تعریف مختلف ہے)۔ اور اگر آپ کہیں کہ یہ بعض کی اصطلاح ہے، تو ہم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ بعض کی اصطلاح دوسرے بعض پر حجت ہو۔ پس اس لاجواب کر دینے والی بات پر وہ خاموش ہو گئے۔

[المقطع 11: الاستدلال بالأحاديث على ترك الرفع]

اعْتَرَضَ قَاضِي الْقُضَاةِ مُخَاطِباً إِيَّايَ فَقَالَ: فَأَسْنِدْ أَنْتَ عَلَى « أَنَّ رَفْعَ الْيَدَيْنِ لَا يَجُوزُ. فَقُلْتُ: هَذَا سَهْلٌ بِعَوْنِهِ تَعَالَى؛ رَوَى مُسْلِمٌ بِإِسْنَادِهِ فِي صَحِيحِهِ إِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ؟ اُسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ". وَرِوَايَةُ أَبِي دَاوُدَ فِي "السُّنَنِ" وَالتِّرْمِذِيِّ فِي "جَامِعِهِ" مُسْنَداً إِلَى عَلْقَمَةَ قَالَ: قَالَ اِبْنُ مَسْعُودٍ: "أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟" فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً [عِنْدَ الافْتِتَاحِ]. وَرِوَايَةُ صَاحِبِ السُّنَنِ بِإِسْنَادِهِ أَيْضاً إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اِفْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى قَرِيبٍ مِنْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ لَا يَعُودُ.«

****: اردو ترجمہ ****

قاضی القضاۃ نے مجھ سے مخاطب ہو کر اعتراض کیا اور کہا: اب آپ دلیل (سند) پیش کریں کہ رفع یدین جائز نہیں ہے۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی مدد سے یہ بہت آسان ہے۔ میں نے کہا: امام مسلم نے اپنی صحیح میں جابر بن سمرہ سے سند کے ساتھ

روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: "کیا بات ہے کہ میں تمہیں سرکش گھوڑوں کی دُموں کی طرح اپنے ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھتا ہوں؟ نماز میں سکون اختیار کرو"۔ اور امام ابو داؤد نے سنن میں اور ترمذی نے اپنی جامع میں علقمہ سے مروِی سند کے ساتھ روایت کیا کہ ابن مسعود نے فرمایا: "کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ پڑھاؤں؟" پس انہوں نے نماز پڑھی اور صرف پہلی مرتبہ کے علاوہ (پوری نماز میں) ہاتھ نہیں اٹھائے۔ اور صاحبِ سنن کی روایت اپنی سند کے ساتھ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے، انہوں نے براء بن عازب سے نقل کی کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھ اپنے کانوں کے قریب تک اٹھاتے، پھر دوبارہ ایسا نہیں کرتے تھے۔

[المقطع 12: رد تأويل الشافعية لحديث جابر بن سمرة]

« ثُمَّ اعْتَرَضَ قَاضِي الْقُضَاةِ وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اُسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ" لِأَنَّهُمْ كَانُوا يُشِيرُونَ بِأَيْدِيهِمْ فِي آخِرِ الصَّلَاةِ فِي التَّشَهُّدِ يَمْنَةً وَيَسْرَةً وَيَقُولُونَ:

السّلَامُ عَلَيْكُمْ جِبْرِيلُ وَالسّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَمَنَعَهُمْ عَنْ ذَلِكَ لَا عَنْ رَفْعِ اليَدَيْنِ فِي الرُّكُوعِ. فَقُلْتُ: هَذَا تَأْوِيلُ الرَّاوِي، وَتَأْوِيلُ الرَّاوِي لَيْسَ بِحُجّةٍ لِأَنَّ الحَدِيثَ لَيْسَ بِنَاطِقٍ بِذَلِكَ، وَالعِبْرَةُ عِنْدَنَا لِعُمُومِ اللّفْظِ لَا لِخُصُوصِ السّبَبِ، فَلَا يَكُونُ السّبَبُ مُقَيّداً، فَسَكَتَ.«

:اردو ترجمہ

پھر قاضی القضاۃ نے اعتراض کیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے جو یہ فرمایا کہ "نماز میں سکون اختیار کرو"، وہ اس لیے فرمایا تھا کیونکہ صحابہ نماز کے آخر میں تشہد کے وقت دائیں اور بائیں اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے تھے اور کہتے تھے: السلام علیکم جبریل، السلام علیکم؛ تو آپ ﷺ نے انہیں اس سے روکا تھا نہ کہ رکوع کے وقت رفع یدین سے۔ میں نے جواب دیا: یہ راوی کی تاویل ہے، اور راوی کی تاویل (ہمارے ہاں) حجت نہیں ہوتی کیونکہ حدیث کے لفظی اصطلاح میں اس کی

صراحت نہیں، اور ہمارے نزدیک اعتبار "عمومِ لفظ" کا ہوتا ہے نہ کہ "خصوصِ سبب" کا، اس لیے سببِ نزول لفظ کو مقید نہیں کر سکتا۔ پس وہ خاموش ہو گئے۔

المقطع 13: صلح الحنفية الظاهري وخروجهم من] المجلس

ثُمَّ الحَنَفِيَّةُ شَغَبُوا بَعْدَ ذَلِكَ وَخَاطَبُوا مَلِكَ الأُمَرَاءِ — أَيَّدَهُ اللهُ تَعَالَى — وَقَالُوا: الصَّلَاةُ خَلْفَ مَنْ يَرْفَعُ اليَدَيْنِ فِي الرُّكُوعِ جَائِزَةٌ وَلَا تَفْسَدُ الصَّلَاةُ أَصْلاً، فَصَلِّ خَلْفَ الشَّافِعِيَّةِ، فَإِنْ كَانَ الفَسَادُ فِي صَلَاتِكَ فَوِزْرُهَا عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَحَمَّلُهُ عَلَى عَاتِقِنَا. فَقَالَ مَلِكُ الأُمَرَاءِ: مَا يَقَعُ مِنْ فَسَادِ صَلَاتِي خَلْفَهُمْ عَلَى أَعْنَاقِكُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ، وَأَشَارُوا إِلَى أَعْنَاقِهِمْ. فَقَالَ مَلِكُ الأُمَرَاءِ: قُومُوا وَامْشُوا، فَقَامُوا وَمَشَوْا.

:اردو ترجمہ

اس کے بعد (دمشق کے مقامی) حنفیوں نے ہنگامہ کھڑا کیا اور ملک الامراء سے مخاطب ہو کر کہنے لگے: رکوع میں رفع یدین کرنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے اور نماز اصلاً فاسد نہیں ہوتی، لہٰذا آپ شافعیوں کے پیچھے نماز پڑھیں، اگر آپ کی نماز میں کوئی فساد ہوا تو اس کا گناہ ہم پر ہو گا اور ہم اسے اپنے کندھوں پر اٹھائیں گے۔ ملک الامراء نے کہا: کیا میری نماز کا فساد تمہاری گردنوں پر ہو گا؟ انہوں نے کہا: ہاں، اور اپنی گردنوں کی طرف اشارہ کیا۔ تب ملک الامراء نے ان سے کہا: اٹھو اور یہاں سے جاؤ۔ چنانچہ وہ اٹھے اور چلے گئے۔

المقطع 14: تجميع السبكي لأحاديث الرفع وعرضها على] الأمير

ثُمَّ بعْدَ أَيَّامٍ مِنْ وَقْتِ البَحْثِ جَمَعَ قَاضِي القُضَاةِ [السُّبْكِيُّ] « جَمِيعَ مَا تَمَسَّكَ بِهِ مَنْ جَوَّزَ رَفْعَ اليَدَيْنِ، سَمِعْتُ أَنَّهُ قَرَأَهُ عَلَى مَلِكِ الأُمَرَاءِ — أَيَّدَهُ اللهُ تَعَالَى —، وَكَانَ فِي النُّسْخَةِ هَذِهِ

الأَحَادِيثُ الوَارِدَةُ فِي رَفْعِ اليَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ لَخَّصَهَا قَاضِي القُضَاةِ أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الكَافِي بْنِ تَمَّامٍ السُّبْكِيُّ الشَّافِعِيُّ.»

: اردو ترجمہ **

پھر اس بحث کے چند دنوں بعد قاضی القضاۃ (سبکی) نے رفع یدین کو جائز قرار دینے والوں کے تمام دلائل جمع کیے، میں نے سنا کہ انہوں نے اسے ملک الامراء کے سامنے پڑھ کر سنایا۔ اس نسخے میں رکوع کرنے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفع یدین کے بارے میں وارد احادیث تھیں جنہیں قاضی القضاۃ ابو الحسن علی بن عبد الکافی بن تمام السبکی الشافعی نے تلخیص کے ساتھ مرتب کیا تھا۔

المقطع 15: سرد أحاديث الرفع التي جمعها السبكي ابن عمر، مالك بن الحويرث، وائل بن حجر

ثُمَّ قَالَ: الحَدِيثُ الأَوَّلُ عَنِ اِبْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى « اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا اِفْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، رَوَاهُ البُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ، وَفِي رِوَايَةِ البَيْهَقِيِّ: "فَمَا زَالَتْ تِلْكَ صَلَاتُهُ حَتَّى لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ". الحَدِيثُ الثَّانِي عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّهُ رَأَى مَالِكَ بْنَ الحُوَيْرِثِ إِذَا صَلَّى كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ... رَوَاهُ البُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ. الحَدِيثُ الثَّالِثُ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ.. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالبُخَارِيُّ فِي كِتَابِ "رَفْعِ اليَدَيْنِ

:اردو ترجمہ

پھر انہوں نے (سبکی نے) کہا: پہلی حدیث ابن عمر سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے، جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے، اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے تھے، اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا، اور بیہقی کی روایت میں ہے: "آپ کی وفات تک یہی نماز رہی"۔
دوسری حدیث ابو قلابہ سے ہے کہ انہوں نے مالک بن حویرث کو دیکھا کہ جب وہ نماز پڑھتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھ اٹھاتے... اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا۔
تیسری حدیث وائل بن حجر سے ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے نماز میں داخل ہوتے وقت ہاتھ اٹھائے... اسے مسلم نے اور بخاری نے "کتاب رفع الیدین" میں روایت کیا۔

[المقطع 16: مرويات بقية الصحابة في الرفع]

الحَدِيثُ الرَّابِعُ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ قَالَ فِي عَشَرَةٍ « مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو قَتَادَةَ

وَأَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: أَنَا كُنْتُ أَحْفَظَكُمْ لِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَسَنٌ صَحِيحٌ. [ثُمَّ سَرَدَ بَقِيَّةَ الأَحَادِيثِ المَرْفُوعَةِ وَالمَوْقُوفَةِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَعَلِيٍّ، وَعَائِشَةَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَجَابِرٍ، وَأَنَسٍ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ، وَأَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ، وَذَكَرَ أَنَّ عَدَدَ الصَّحَابَةِ الَّذِينَ رَوَوُا الرَّفْعَ يَبْلُغُ أَرْبَعِينَ صَحَابِيًّا

: اردو ترجمہ

چوتھی حدیث ابو حمید الساعدی سے ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دس اصحاب کی موجودگی میں (جن میں ابو قتادہ، ابو اسید، سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ شامل تھے) کہا: میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز یاد رکھنے والا ہوں... اسے ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا یہ حسن صحیح ہے۔[پھر انہوں نے رفع یدین کی تائید میں حضرت ابو بکر، عمر، عثمان، علی، عائشہ، ابو ہریرہ،

جابر، انس، ابن زبیر اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم اجمعین سے مرویات کا ذکر کیا، اور بتایا کہ رفع یدین روایت کرنے والے صحابہ کی تعداد چالیس تک پہنچتی ہے جن میں خلفائے راشدین اور عشرہ مبشرہ بھی شامل ہیں]۔

المقطع 17: نقل السبكي لمذاهب التابعين وفقهاء الأمصار [بالرفع

وَنَزَلَ التَّابِعُونَ مِنْ بَعْدِهِمْ عُلَمَاؤُهَا أَهْلُ مَكَّةَ وَالمَدِينَةِ وَالحِجَازِ » وَاليَمَنِ وَالشَّامِ وَأَكْثَرُ أَهْلِ العِرَاقِ وَالبَصْرَةِ... مِنْهُمْ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَعَطَاءٌ وَمُجَاهِدٌ وَسَالِمٌ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ وَالحَسَنُ وَابْنُ سِيرِينَ وَطَاوُوسٌ وَمَكْحُولٌ وَنَافِعٌ وَابْنُ المُبَارَكِ... وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ فِي مَشْهُورِ قَوْلِهِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ... وَذَهَبَ أَبُو حَنِيفَةَ وَجَمَاعَةٌ غَيْرُهُمَا إِلَى أَنَّ تَرْكَ الرَّفْعِ هُوَ السُّنَّةُ، وَأَنَّهُ يَفْسُدُ الصَّلَاةَ بِفِعْلِهِ [أَيْ بِفِعْلِ الرَّفْعِ عِنْدَ الأَتْقَانِيِّ] . كَذَا قَالَ قَاضِي القُضَاةِ لِبَعْضٍ خَلَوْا مِنْ شَوَّالٍ

المُبَارَكِ سَنَةَ سَبْعٍ وَأَرْبَعِينَ وَسَبْعِمِائَةٍ (747ھ)، هَذَا آخِرُ كَلَامِهِ فَافْهَمْ».

:اردو ترجمہ

اور ان کے بعد تابعین، اہل مکہ، مدینہ، حجاز، یمن، شام اور اکثر اہل عراق و بصرہ کے علماء نے اسی پر عمل کیا... جن میں سعید بن جبیر، عطاء، مجاہد، سالم، عمر بن عبد العزیز، حسن بصری، ابن سیرین، طاؤس، مکحول، نافع اور ابن مبارک شامل ہیں... اور امام مالک بن انس کا مشہور قول بھی یہی ہے، اور امام شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی۔ جب کہ امام ابو حنیفہ اور ان کے ہمو افقین کا مذہب اس کے برعکس ہے (کہ رفع نہ کرنا سنت ہے)۔ قاضی القضاۃ (سبکی) نے یہ سب شوال 747 ہجری کے اوائل میں کہا، یہ ان کا آخری کلام ہے، پس اسے سمجھو۔

[المقطع 18: رد الأتقاني بسرد أئمة الحنفية عبر الأمصار]

وَالحَمْدُ للهِ أَوَّلاً وَآخِراً وَبِاللهِ التَّوْفِيقُ. لَازِمُ مَذْهَبِ عُلَمَائِنَا « أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَزُفَرَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الحَسَنِ وَالحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ... أَنَّ رَفْعَ اليَدَيْنِ لَا يَجُوزُ أَصْلاً عِنْدَ الرُّكُوعِ وَلَا عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ، وَلَمْ يُنْقَلْ عَنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ مِنَ المُتَقَدِّمِينَ وَلَا مِنَ المُتَأَخِّرِينَ فِي سَائِرِ بِلَادِ العِرَاقِ وَمَا وَرَاءَ النَّهْرِ؛ عُلَمَاءِ بَلْخَ، وَعُلَمَاءِ بُخَارَى، وَعُلَمَاءِ سَمَرْقَنْدَ، وَعُلَمَاءِ فَرْغَانَةَ، وَعُلَمَاءِ خُوَارِزْمَ... مِثْلَ الإِمَامِ أَبِي الحَسَنِ الكَرْخِيِّ، وَأَبِي بَكْرٍ الجَصَّاصِ، وَالقُدُورِيِّ، وَالطَّحَاوِيِّ... كُلُّهُمْ مَا كَانُوا يَرَوْنَ جَوَازَ الرَّفْعِ عِنْدَ الرُّكُوعِ أَصْلاً

:اردو ترجمہ

اور اول و آخر تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور اللہ ہی سے توفیق ہے۔ ہمارے علماء: ابو حنیفہ، ابو یوسف، زفر، محمد بن الحسن، اور حسن بن زیاد کے مذہب کا لازمہ یہ ہے کہ رکوع جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین اصلاً جائز نہیں ہے۔ اور عراق اور ماوراء النہر کے تمام شہروں؛ بلخ، بخارا، سمرقند، فرغانہ اور خوارزم کے علماء میں سے کسی سے بھی، خواہ وہ متقدمین ہوں یا متاخرین، اس کے جواز کا کوئی نقل موجود نہیں۔ جیسے امام ابو الحسن کرخی، ابو بکر جصاص، قدوری اور طحاوی... یہ سب کے سب رکوع کے وقت رفع یدین کے جواز کے قائل ہی نہ تھے۔

[المقطع 19: سرد شيوخ الأتقاني الذين أخذ عنهم]

وَمِمَّنْ أَدْرَكْتُهُمْ وَقَرَأْتُ عَلَيْهِمْ وَأَجَازُوا لِي إِجَازَةً عَامَّةً » شَامِلَةً: الإِمَامُ مَجْدُ الدِّينِ الصِّغْنَاقِيُّ، وَشَمْسُ الأَئِمَّةِ الكَرْدَرِيُّ، وَحُسَامُ الدِّينِ الفَارَابِيُّ، وَشُيُوخُ صَاحِبِ الهِدَايَةِ بُرْهَانِ الدِّينِ المَرْغِينَانِيِّ... وَلَمْ أَرَ أَحَداً مِنْهُمْ يَرَى رَفْعَ اليَدَيْنِ

فِي الرُّكُوعِ وَعِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنْهُ، بَلْ كُلُّهُمْ كَانُوا يُنْكِرُونَ ذَلِكَ أَشَدَّ الإِنْكَارِ، وَيُفْتُونَ بِفَسَادِ صَلَاةِ مَنْ خَالَفَ وَفَعَلَهُ رِوَايَةً، فَكَيْفَ الجَوَازُ؟!»

****اردو ترجمہ:****

اور ان ائمہ میں سے جنہیں میں نے پایا، ان سے پڑھا اور انہوں نے مجھے اجازتِ عامہ وشاملہ دی: امام مجد الدین صغناقی، شمس الائمہ کردری، حسام الدین فارابی، اور صاحبِ ہدایہ برہان الدین مرغینانی کے شیوخ... میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی رکوع اور رفعِ رکوع میں رفع یدین کا قائل نہیں دیکھا، بلکہ وہ سب اس پر سخت ترین انکار کرتے تھے اور خلاف ورزی کرتے ہوئے ایسا کرنے والے کی نماز کے فاسد ہونے کا فتویٰ دیتے تھے، تو پھر جواز کیسے ممکن ہے؟

!

[المقطع 20: الأدلة الحنفية المعارضة من الآثار]

وَرَدَّ المَنْعُ عَنْ فِعْلِهِ؛ رَوَى مُحَمَّدٌ فِي "مُوَطَّئِهِ" عَنْ عُمَرَ بْنِ «
عَبْدِ العَزِيزِ قَالَ: "إِذَا اِفْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ
ثُمَّ لَا يَرْفَعُ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ". وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي التَّكْبِيرَةِ الأُولَى
الَّتِي يَفْتَتِحُ بِهَا الصَّلَاةَ ثُمَّ لَا يَرْفَعُهَا فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ.
وَرَوَى الطَّحَاوِيُّ عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ مِثْلَهُ، وَأَنَّ حَدِيثَ
اِبْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ لَمْ يَرْفَعْ إِلَّا مَرَّةً هُوَ الأَفْقَهُ وَالأَقْدَمُ صُحْبَةً،
وَبِهِ يَقُولُ أَهْلُ الكُوفَةِ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ.»

:اردو ترجمہ

اور اس فعل (رفع یدین) کی ممانعت میں دلائل وارد ہیں؛ امام محمد نے اپنی "موطأ"
میں عمر بن عبد العزیز سے روایت کیا کہ: "جب نماز شروع کریں تو پہلی تکبیر میں

ہاتھ اٹھائیں، پھر اس کے علاوہ کسی چیز میں نہ اٹھائیں"۔ اور عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے روایت کیا کہ علی بن ابی طالب نماز کی پہلی تکبیرِ افتتاح میں اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے، پھر نماز میں کسی اور جگہ نہیں اٹھاتے تھے۔ اور امام طحاوی نے براء بن عازب سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے، اور ابن مسعود کی حدیث (کہ انہوں نے صرف ایک بار ہاتھ اٹھائے) سب سے فقیہ اور قدیم ترین صحبت والے صحابی کی دلیل ہے، اور یہی اہل کوفہ اور سفیان ثوری کا قول ہے۔

(الرِّسَالَةُ الثَّانِيَةُ: فِي أَحْكَامِ الزَّنَادِقَةِ وَالْمُلَاحِدَةِ)

[المقطع 21: الفتوى في حكم الزنادقة والملاحدة]

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. بَعْدَ حَمْدِ اللهِ تَعَالَى عَلَى نِعَمِهِ الوَافِرَةِ... يَقُولُ العَبْدُ الضَّعِيفُ الرَّاجِي عَفْوَ رَبِّهِ، أَمِيرُ كَاتِبِ بْنُ أَمِيرِ عُمَرَ العَمِيدِيُّ المَدْعُوُّ بِقِوَامِ الدِّينِ الفَارَابِيِّ الاتَّقَانِيِّ — غَفَرَ اللهُ لَهُ وَلِوَالِدَيْهِ —: سَأَلْتَنِي — أَدَامَ اللهُ تَوْفِيقَكَ —

عَمَّنْ يَنْتَحِلُ الإِسْلَامَ وَصَوَّرَ عَقَائِدَ فَاسِدَةً مِثْلَ قَوْلِهِ: "جَلَسْتُ عَلَى الجَوَاهِرِ بِغَيْرِ غَرَضٍ عَلَى المُسْلِمِينَ وَالفَخْرِ عَلَيْهِمْ بِزِيَارَةِ قَبْرِ الشَّيْخِ فُلَانٍ"، وَمِثْلَ قَوْلِهِ فِي الشَّيْخِ: "هُوَ الَّذِي يُعْطِي الرِّزْقَ لِلنَّاسِ وَيَمْنَعُ عَنْهُمْ"، فَهَلْ يَكُونُ قَائِلُ هَذَا «زِنْدِيقاً وَمُرْتَدّاً، وَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ فِي الشَّرْعِ؟

:اردو ترجمہ

اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وافر نعمتوں پر حمد کے بعد... بندہ ضعیف اپنے رب کی عفو کا امیدوار، امیر کاتب بن امیر عمر العمیدی المعروف بقوام الدین الفارابی الاتقانی (اللہ اس کی اور اس کے والدین کی مغفرت فرمائے) کہتا ہے: آپ نے مجھ سے سوال کیا ہے (اللہ آپ کی توفیقِ خیر دائمی رکھے) اس شخص کے بارے میں جو اسلام کا دعویدار ہے لیکن فاسد عقائد رکھتا ہے، جیسے اس کا یہ کہنا: "میں مسلمانوں پر کسی غرض کے بغیر جواہر (مرتبے) پر بیٹھا ہوں" اور فلاں شیخ کی قبر کی زیارت پر مسلمانوں کے سامنے فخر کرنا، اور شیخ کے

بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ: "وہی لوگوں کو رزق دیتا ہے اور ان سے روکتا ہے"، تو کیا ایسا کہنے والا زندیق اور مرتد ہو گا؟ اور شریعت میں اس کا کیا حکم ہے؟

[المقطع 22: تعريف الزنديق لغة واصطلاحاً]

فَأَقُولُ وَبِاللهِ التَّوْفِيقُ: يَجِبُ أَنْ يعْرَفَ أَنَّ الزَّنْدَقَةَ مَعْرُوفَةٌ، «وَالزِّنْدِيقُ هُوَ الَّذِي لَا يُؤْمِنُ بِالآخِرَةِ وَوحْدَانِيَّةِ الخَالِقِ. قَالَ المُطَرِّزِيُّ فِي كِتَابِ "المُغْرِبِ" وَفِي "مَفَاتِيحِ العُلُومِ": الزَّنَادِقَةُ هُمُ المَانَوِيَّةُ، وَأَصْلُهُ فَارِسِيٌّ مُعَرَّبٌ أَصْلُهُ "زَنْدَ كَرْدْ" أَيْ يَعْمَلُ بِكِتَابِ الزَّنْدِ، وَهُوَ كِتَابُ المَجُوسِ الَّذِي وَضَعَهُ زَرَادُشْتُ اللَّعِينُ. وَقَالَ فِي "مُخْتَصَرِ الأَسْرَارِ": الزِّنْدِيقُ الَّذِي يُنْكِرُ الآخِرَةَ. وَجَعَلَهُمْ اِبْنُ الجَوْزِيِّ فِي كِتَابِ "تَلْبِيسِ إِبْلِيسَ" صِنْفاً مِنَ الجَهْمِيَّةِ الَّذِينَ يُنْكِرُونَ وُجُودَ الرَّبِّ تَعَالَى».

**:اردو ترجمہ

پس میں اللہ کی توفیق سے کہتا ہوں: یہ جاننا ضروری ہے کہ زندقہ ایک معروف چیز ہے، اور زندیق وہ ہے جو آخرت اور خالق کی توحید پر ایمان نہیں رکھتا۔ مطرزی نے اپنی کتاب "المغرب" اور "مفاتیح العلوم" میں لکھا ہے کہ: زنادقہ دراصل مانوی (مانی کے پیروکار) ہیں، اور یہ فارسی لفظ ہے جسے عربی بنایا گیا ہے، اس کی اصل "زند کرد" ہے، یعنی وہ شخص جو "زند" کتاب پر عمل کرے، اور یہ مجوسیوں کی کتاب ہے جسے ملعون زرتشت نے تصنیف کیا تھا۔ اور کتاب "مختصر الاسرار" میں ہے کہ: زندیق وہ ہے جو آخرت کا انکار کرے۔ اور ابن الجوزی نے کتاب "تلبیس ابلیس" میں انہیں جہمیہ کا ایک گروہ قرار دیا ہے جو رب تعالیٰ کے وجود کا انکار کرتے ہیں۔

[المقطع 23: حكم من أنكر فرضاً من فرائض الشريعة]

كُلُّ مَنْ أَنْكَرَ مِنَ العَقَائِدِ البَالِغَة فَرْضاً مِنْ فَرَائِضِ اللهِ تَعَالَى وَلَمْ يَرَهُ حَقًّا كَالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّوْمِ وَالحَجِّ وَالاِغْتِسَالِ مِنَ الجَنَابَةِ وَالطَّهَارَةِ مِنَ الحَدَثِ فَهُوَ كَافِرٌ بِاللهِ

تَعَالَى مُرْتَدٌّ. وَفِي اِسْتِتَابَةِ الْمُرْتَدِّ اِخْتِلَافٌ، قَالَ أَبُو يُوسُفَ فِي كِتَابِ "الخراج": وَأَمَّا الْمُرْتَدُّ عَنِ الإِسْلَامِ إِلَى الْكُفْرِ فَقَدِ اِخْتَلَفُوا فِيهِمْ، مَنْ رَأَى اِسْتِتَابَتَهُ وَمَنْ لَمْ يَرَ ذَلِكَ، وَلِذَلِكَ الزَّنَادِقَةُ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ وَقَدْ كَانُوا يُظْهِرُونَ الإِسْلَامَ.»

:اردو ترجمہ

ہر وہ شخص جو دین کے قطعی عقائد میں سے اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے کسی فرض کا انکار کرے اور اسے حق نہ مانے، جیسے نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، غسلِ جنابت، اور بے وضو ہونے سے طہارت حاصل کرنا، تو وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے والا اور مرتد ہے۔ اور مرتد کو توبہ کی مہلت دینے (استتابہ) میں اختلاف ہے؛ قاضی ابو یوسف نے "کتاب الخراج" میں فرمایا ہے: جہاں تک اسلام سے کفر کی طرف مرتد ہونے والے کا تعلق ہے تو ان کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے، بعض توبہ کروانے کے قائل ہیں اور بعض نہیں، اور یہی حکم ان زنادقہ کا ہے جو الحاد پھیلاتے ہیں جبکہ وہ ظاہر میں اسلام کا اظہار کرتے ہیں۔

المقطع 24: تفصيل أحكام الاستتابة والقتل للزنديق] والساحر

وَنَقَلَ الشَّيْخُ أَبُو العَبَّاسِ النَّاطِفِيُّ فِي كِتَابِ "الأَجْنَاسِ" عَنِ « الحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ صَاحِبِ أَبِي حَنِيفَةَ قَالَ: إِذَا كَانَ مُسْلِماً فَتَزَنْدَقَ أَوْ تَبَدَّلَ كَلِمَةً... وَإِنْ هُوَ جَحَدَ وَقَامَتْ عَلَيْهِ البَيِّنَةُ أَنَّهُ تَزَنْدَقَ فَقَالَ "أَنَا بَرِيءٌ مِنَ الزَّنْدَقَةِ وَأَنَا مُقِيمٌ عَلَى الإِسْلَامِ" قُبِلَ ذَلِكَ مِنْهُ وَلَا يُقْتَلُ. وَفِي نَوَادِرِ المُعَلَّى قَالَ أَبُو يُوسُفَ فِي الزِّنْدِيقِ: نَقْتُلُهُ وَلَا نَسْتَتِيبُهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ. وَأَمَّا السَّاحِرُ قَالَ: إِذَا عُلِمَ مِنْهُ أَنَّهُ سَاحِرٌ لَا يُسْتَتَابُ وَيُقْتَلُ.»

** **:اردو ترجمہ ** **

اور شیخ ابو العباس ناطفی نے کتاب "الاجناس" میں امام ابو حنیفہ کے شاگرد حسن بن زیاد سے نقل کیا ہے کہ: جب کوئی مسلمان زندیق ہو جائے یا کلمہ کفر بدل لے...

اور اگر وہ انکار کرے لیکن اس کے زندیق ہونے پر گواہی قائم ہو جائے، پھر وہ کہے کہ "میں زندقہ سے بیزار ہوں اور اسلام پر قائم ہوں" تو اس سے یہ قبول کر لیا جائے گا اور اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔ لیکن معلّی کی "نوادر" میں ہے کہ امام ابو یوسف نے زندیق کے بارے میں فرمایا: ہم اسے قتل کریں گے اور اس سے توبہ کا مطالبہ نہیں کریں گے، اور یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔ اور جادوگر (ساحر) کے بارے میں فرمایا: جب یہ معلوم ہو جائے کہ وہ جادوگر ہے تو اس سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا بلکہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔

[المقطع 25: حكم الباطنية والقرامطة وخاتمة النص]

وَكَذَلِكَ مَنْ يَنْقُضُ التَّوْحِيدَ بِرَدِّ النُّصُوصِ مِثْلَ القَرَامِطَةِ » الْمُتَسَمِّيَةِ بِالبَاطِنِيَّةِ لَعَنَهُمُ اللهُ... لِأَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ لِلشَّرِيعَةِ بَاطِناً، فَهَذَا غَيْرُ مَا نَقَلَتْهُ الأَئِمَّةُ، وَكَذَلِكَ أَشْبَاهُهُمْ مِنْ سَائِرِ ◌ُلْحِدِينَ. فَكُلُّ مَنْ لَمْ يُقِرَّ بِالْمَنْصُوصِ عَلَيْهِ وَإِنَّمَا إِقْرَارُهُمْ M

بِهَا بِالجُمْلَةِ تَلَاعُبٌ بِالدِّينِ وَخَوْفٌ مِنْ أَنْ يُقْتَلُوا... فِيهِ سَبْعَةَ عَشَرَ رَفْعاً... وَالحَمْدُ للهِ رَبِّ العَالَمِينَ.»

**: اردو ترجمہ **

اور اسی طرح وہ شخص جو نصوص کا انکار کر کے توحید کو توڑ دے، جیسے قرامطہ جنہیں باطنیہ کہا جاتا ہے (اللہ ان پر لعنت کرے)... کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ شریعت کا ایک باطن (چھپا ہوا معنی) ہے (جو ظاہر کے خلاف ہے)، تو یہ وہ نہیں جو ائمہ نے نقل کیا ہے، اور اسی طرح کے دیگر تمام ملحدین کا بھی یہی حکم ہے۔ پس ہر وہ شخص جو منصوص احکام کا اقرار نہ کرے، اور ان کا ظاہری اقرار محض دین کے ساتھ کھلواڑ اور قتل ہونے کے خوف سے ہو (تو وہ منافق اور زندیق ہے)... [یہاں نص کے آخر میں کچھ حسابات اور الفاظ کے اعداد لکھے ہیں جیسے: سترہ رفع، ستائیس رفع وغیرہ جو غالباً کاپی کرنے والے کے صوتی اشارے یا مسودے کی علامات ہیں]۔ اور تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔